سوزِ نہاں

سینے میں عجب سوزِ نہاں چھوڑ گیا ہے
دل میں خلش زخمِ جواں چھوڑ گیا ہے

ہنستا ہوا پہنچا درِ خلد بریں تک
دنیا میں ہمیں گریہ کناں چھوڑ گیا ہے

پہلو میں وہ سب داغِ جگر بن کے رہیں گے
جو اپنی محبت کے نشاں چھوڑ گیا ہے

اے قافلۂ جادۂ احرار کے رہبر
حیرت ہے ہمیں لا کے کہاں چھوڑ گیا ہے

اللہ رے اعجاز خطابت کی لطافت
جبریل کا انداز بیاں چھوڑ گیا ہے

خود چین سے سونے کے لئے کنج لحد میں!
اک محشر فریاد و فغاں چھوڑ گیا ہے

اللہ کے قرآن کی تفسیر مجسم
بہرِ نگۂ حق نگراں چھوڑ گیا ہے

ہر لفظ میں تھیں موجۂ زمزم کی ادائیں
کوثر میں دھلا حسنِ زباں چھوڑ گیا ہے

سلگا کے کلیجوں میں غمِ دل کے شرارے
ماحول میں آہوں کا دھواں چھوڑ گیا ہے

کہتے ہیں جسے ساقیٔ کوثر کا نواسہ
پیاسا ہمیں وہ پیرمغاں چھوڑ گیا ہے

انور صابری مرحوم (دیوبند، بھارت)